Ci. 1227

عالم خیال

جسمیں

خیال کی قوت ۔ اعمال کے نتائج علمی اور سائنٹفک
دلائل کے ساتھ نہایت ہی مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں
جنکا جاننا ہر شخص کے لئے از حد ضروری ہے

مصنفہ

الفت ابر صاحب مصنف جذبات صاحب ۔
مرقع توحید ۔ رقعات صاحب ۔ وصال حق وغیرہ

باہتمام

مطبع [illegible] گنج حیدرآباد دکن میں چھپا

فی نسخہ [illegible]

...درت کتب تصوف

اس زمانہ مین مغر... یم کی اشاعت سے جسکی بنیاد ... پر ہے علوم روحا... نی اور فلسفہ ربانی کی طرف سے روز بروز عدم توجہی اور غفلت بڑھتی جاتی ہے اور لوگ ہمہ تن جسم کی ترقی اور حظوظ نفسانی و ... فانی مین پڑ گئے ہین۔ اور اصلی مقصد پیدائش فوت ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ روح قدیم اور مادہ متغیر اور فانی ہے۔ انسان اس عالم مین معانی ترقی کرنے ... اپنے آپ کے پہچاننے کے لئے آیا ہے۔ اگر معرفت الہی حاصل نہ ... و مقصود زندگانی فوت ہوا۔ اس لئے ہم نے ان چھوٹی چھوٹی کتابون اور رسالون کے طبع کا سلسلہ قایم کیا ہے جن سے فلسفہ الہیہ ... کی نہایت ضروری باتین پڑھنے والون کو باسانی معلوم ہو جائینگی۔ ... زبان حق کو طرح کی ... لے گی۔ امید ہے کہ ہمین اس مقصد مین ضرور کامیابی ہوگی کیونکہ پبلک اس وقت اسرار الہیہ ... فلسفہ ... کے ... خواستگار معلوم ہوتی ہے۔

راقم

...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصنفہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] آگرہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم خیال

[illegible]

[illegible] میں

ہوں یا کہ ان کا سلسلہ [illegible] پر اعتقاد [illegible]

کو [illegible] ثابت ہے [illegible] ہے

بعد اور باقی اس مسئلہ [illegible] اور [illegible] خاص مسئلہ [illegible]

اتفاق کلہم بالاتفاق [illegible]

کسی مذہب اور باقی دین [illegible] کے خلاف نہیں [illegible]

ہندوستان کے تمام مرد و زن [illegible] کسی ملت و مذہب سے

[illegible] کر لیا [illegible]

[illegible] بھی [illegible]

[illegible]

بعض علوم کی ترقی [illegible] لوگ [illegible]

[illegible] شبہ کرتے ہیں [illegible]

بغیر [illegible] اور تجربہ اور دلائل قوی کے کسی بات کو [illegible]

نہایت [illegible] تعجب سے [illegible] ہے کہ زکات اور [illegible]

[illegible] امراض وبائی میں کیا تعلق ہے۔ اور واقعات [illegible]

[illegible] اعمال اور اقوال کو کیا دخل ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مختلف اشکال سے نظر آتے ہیں [illegible]

جب یہ کیڑے انسان کے اجسام میں داخل ہوتے ہیں تو

امراض پیدا کرتے ہیں [illegible] اسباب [illegible] ان [illegible]

تعلق کیونکہ [illegible] ہوگا اور [illegible] ثابت ہوتے ہیں [illegible]

کیونکہ اس بات کو مانا ہے کہ [illegible] سے اسباب [illegible]

ہوتا ہے اور [illegible] سے [illegible] ہے

واقعی یہ اعتراض قابل [illegible] ہے [illegible] کا ظہور [illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible] کرنے کا [illegible]

علی اللہ [illegible] ہو سکتا [illegible]

ہر شے کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور بغیر باطن کے

شے کا ظہور ناممکن ہے۔ مثلاً ہر حرکت [illegible] سے پہلے

سے پہلے اس فعل کا تصور [illegible] دل میں ہوتا ہے اور [illegible]

یعنی [illegible] خیال [illegible] ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ

حرکت کا باطن [illegible] ایک خیال [illegible]

باطن ہے کوئی [illegible] نہیں [illegible] کیونکہ اگرچہ ظاہری [illegible] میں

[illegible] کا وجود [illegible] ہے مگر اس کا وجود [illegible] تھا خیال یا

عالم [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]

اس عالم [illegible] مگر ان کا [illegible]

ہمارے [illegible] پایا جاتا ہے اور جب تک [illegible]

[illegible] وجود [illegible] ہو سکتا [illegible] ثابت ہوا کہ

باطن کے کسی شے کا ظہور ناممکن ہے [illegible] وجود [illegible]

[illegible] قائم نہیں [illegible]

[illegible]

کیا ہے وہ یہیں کی مادی چیز ہے ہرگز نہیں بلکہ اس زمانہ میں کسی قدر ظاہر ہو
ہو گئی ہیں کہ جو خیال انسان کرتا ہے اس کا وجود عالم مثال میں
قائم ہو جاتا ہے اسی طرح روح اعظم فوراً موجود ہو جاتی ہے۔
چنانچہ قرآن شریف میں یہ آیت اسی بات کو ثابت کرتی ہے۔
فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی کہ جب قالب یا محل تیار ہو جاتا ہے
تو اس میں فوراً روح اعظم داخل ہو جاتی ہے۔ اسی مطلب کو حضرت
امام ابن عربی فصوص الحکم میں تحریر فرماتے ہیں وہو ابتدا۔ ومن شان
الحکم الالٰہی انہ ما سوی محلا الا ولا بد ان یقبل روحا الٰہیا عبر عنہ
بالنفخ فیہ۔ یعنی یہ حکم الٰہی کی شان (ترجمہ اصول خاص شان) ہے کہ جب
تعالیٰ نے کسی محل کو معتدل بنایا تو ضرور ہے کہ وہ محل روح
الٰہی کو قبول کرے اور یہی معنی ہیں نفخ روح کے۔ اور [illegible]
صاحب [illegible] اپنی کتاب [illegible] میں اسی بات کو زبان انگریزی میں تحریر
فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے
سے
[illegible] خیال عالم غیب میں (جس کو ہم [illegible] کہتے ہیں) اس طرح [illegible]
اور [illegible] ایک صورت اختیار کرتا ہے اور وہ ایک موثر
وجود ہوتا ہے۔ اس طرح سے ایک اچھا خیال [illegible] وجود کا
اور ایک اچھی قوت ہے اور [illegible] خیال [illegible] شیطانی ہے

اطراف و جوانب اپنے ہی خیالات سے ایک دنیا پیدا کیا کرتا ہے اور یہ خیالات خود خیال کرنے والے اور اسکے اطراف و جوانب کے اشیا پر اچھے یا برے اثر ڈالا کرتے ہیں۔ ان شہادتوں سے بخوبی ثابت ہے کہ ہمارے خیالات جب زوردار ہوتے ہیں تو مادی دنیا پر اثر ڈالتے ہیں بلکہ وہ خود مادی شکل میں موجود ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم اس دقیق بات کو جیتے نہیں اور نہ ہمارے دل کی آنکھیں کھلی ہیں کہ ہم دوسرے عالموں کی سیر کریں اور عالم مادی کے باطن کی شکلوں کو دیکھیں مسٹر لیڈ بیٹر صاحب نے جو خیالات کی تصویریں کھینچی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر خیال کی شکل عالم مثال میں بمنزلہ ہیولیٰ موجود ہے۔ اسی طرح سے انسان کی ہر حرکت وہ دنیا جس کو ہندوں کی اصطلاح میں اکاس کہتے ہیں اور ہمارے ہاں اس کو عرش کہہ سکتے ہیں پائی جاتی ہے۔ آکاس ایک ایسا عنصر لطیف ہے جو ایتھر سے بھی بدرجہا زیادہ لطیف ہے۔

اس ہمارے زمانہ میں فونوگرافی کے علم نے اس بات کو بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ ہماری ہر آواز دہریں ہوا میں قائم رہتی ہے اور اس طرح کچھ آواز نہیں بلکہ ہر حرکت محفوظ ہو جاتی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اس مسئلے کی صورت میں بہت سی آیتیں پیش
کیجا سکتی ہیں مجرد کراماً کاتبین ایسی قوت کا نام ہے جو ہر عمل اور
ہر فعل کو محفوظ رکھتی ہے چنانچہ سورۃ انفطار میں درج ہے
"وان علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعلمون ما تفعلون" جس سے یہی
ثابت کرتا ہے کہ یہاں موجود ہیں محفوظ رکھنے والے جو لکھتے ہیں جو تم
کرتے ہو۔ اسی طرح بیسیوں آیتیں قرآن میں موجود ہیں جن کے
نقل کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔

جب یہ اصول تسلیم کر لیا گیا کہ جو خیال ہم کرتے ہیں وہ عالم غیب
میں ایک وجود کی طرح قائم ہو جاتا ہے۔ تو اب یہ بھی ماننا پڑے گا
کہ جب ایک شہر کے اکثر آدمی اسی ایک خیال کو پکائیں گے
تو اسی کثرت سے خیالی وجود عالم مثال میں موجود ہو جائیں گے
اور وہ سب کشش جذب سے باہم مل جلکر ایک خاص قوت
اور شکل پیدا کریں گے۔ کیونکہ دنیا میں ہر شئے اپنی جنس کی
طرف مائل ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ الجنس یمیل الی الجنس
اب میں اس مسئلہ کو مثال میں سمجھاتا ہوں مثلاً کسی شہر کے اکثر
باشندے جن کی تعداد ایک لاکھ نفوس ہے۔ مبتلائے زنا
ہیں۔ قرآن کے خیالات بھی زنا کے متعلق قوی ہیں اور وہ اپنے

دلون مین رات دن زنا کی مختلف تدبیرون سوچا کرتے ہین اور
زنا کے متعلق طرح طرح کے خیالات پکایا کرتے ہین تو آپ
خیال فرمانا چاہیے کہ ایک لاکھ آدمیون کے خیالات زنا کس
کثرت سے ہون گے اور یہ کل خیالات باہم کشش جذب سے
ملکر ایک بڑی مہیب شکل دیوزین پیدا کرینگے جس کی قوت
ہزارون عورتون سے زنا کرا لینے کے لیے کافی ہوگی اکثر اہل ہنود
امراض وبائی مین ہیضہ کی دیوی کی پوجا کرتے ہین او اسکو بیل
بکرے وغیرہ چڑھاوا چڑھاتے ہین حقیقت مین یہ عوام الناس اس
خیال شکل دیوی کی اصلیت سے تو واقف نہین مگر وہ اصول کے
موافق عمل کرتے ہین اور پوجا پاٹ سے اس مہیب شکل کو راضی
کرنا چاہتے ہین جس کو انھین کے بُرے اعمال نے بحیثیت
اجتماعی پیدا کیا اور جس کا خاصہ مضرت پہنچانے ہی کا ہے
یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جب کوئی خیال
درجہ تکرار پہونچ جاتا ہے تو وہ خارج مین بھی کوئی نہ کوئی شکل
اختیار کرتا ہے اس لئے ارتکاب جرم زنا اور اس کے خیالات
جو ایک لاکھ آدمیون سے سرزد ہو رہے ہین عالم شہادت مین
امراض وبائی اور امراض خبیثہ کے جرم یعنی کیڑون کی مختلف اقسام

اختیار کرتے ہین - اور ہیضہ - طاعون - آتشک سوزاک وغیرہ کی مختلف صورتون مین ظاہر ہوتے ہین - جن سے ہزارون آدمی مرتے ہین - علم فزیالوجی مین ان تمام امراض متعدی کی اصل کیڑے ہین - جو ہوا مین بکثرت موجود ہوتے ہین - ان مختصر واقعات سے بخوبی ثابت ہے کہ زنا اور امراض وبائی مین جیسا کہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے ایک گہرا تعلق ہے - اہل فلسفہ اور ڈاکٹر صرف سبب اول ہی کو دیکھتے ہین - اور ان کی نظر کیڑون ہی تک محدود ہے - مگر اہل باطن کیڑون کے اصل سبب کو دل کی آنکھ سے اچھی طرح دیکھتے ہین - جن کو یہ ظاہری خوردبین کبھی دکھا نہین سکتی - اگر دل کی آنکھون کے اندھے ظاہری آنکھون کے اندھون کی طرح اس امر واقعی سے انکار کرین تو کچھ تعجب نہین - کیونکہ اون مین وہ چشم بصیرت ہی نہین جن سے وہ ... عالم نظر آتے ہین -

زکات اور بارش مین تعلق یہ ہے کہ جب ایک شہر کے ... کرتے ہین اور خیرات کے عمدہ خیالات ان کے دماغون سے پیدا ہوتے ہین - تو وہ بھی اسی کشش ... سے زور دار ہو جاتے ہین - اور پھر رحم بھی مختلف

صورتوں میں باشکال بارش۔ اناج۔ فصل وغیرہ مادی لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ بارش کے اسباب حرارت اور بخارات ہیں خیرات کیونکر ہو سکتی ہے۔ تو ہم یہ جواب دیں گے کہ حرارت اور بخارات بھی درحقیقت بارش کے اصلی سبب نہیں ہیں اس لئے کہ بعض اوقات تمام شہروں میں پانی برستا ہے اور ایک خاص شہر میں نہیں برستا۔ یا یہ کہ بعض وقت حرارت اور بخارات وہ تو پیدا ہوتے ہیں۔ مگر تمام ملک میں قحط واقع ہوتا ہے۔ حالانکہ جب علت تامہ موجود ہو۔ تو کیا وجہ کہ معلول نہ پایا جائے اور جب علت کے ساتھ معلول پایا نہ جائے تو وہ علت ہی نہیں۔

اب ہم بارش اور زکوٰۃ یعنی خیرات کے تعلق کو واضح طور پر بیان کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جب کسی شہر کے اکثر آدمی خیرات دیں گے۔ تو ضرور اکاس یا عالم برزخ میں یہ خیرات کسی خاص صورت و شکل اور قوت کے ساتھ اکٹھی رہے گی۔ اور مثالی وجود پکڑ جائے مادی وجود [illegible] اگر تو [illegible] وجود [illegible] کہ اپنی قوت اور صورت اس ملک پہنچ لے پھر وہاں خوب بارش ظاہر ہوگی یا امساک باران [illegible] کا سبب ہو

خفا کر دے گا۔ برخلاف اس کے عدم جرأت کا وجود جب دل الرقابل
میں پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ بھی اسباب بارش کو ختم کر دیگا
اور بادلوں کو جب وہ اس شہر پر آئیں گے فوراً منتشر کر دے
کر دے گا۔ اور اس طرح سے اگر غور کیا جائے تو زکات
اور بارش کے درمیان میں ایک قوی تعلق پایا جاتا ہے
اب ہم انفرادی اور اجتماعی خیال کی قوت کو دوسرا وجہ
سے بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ بات مشاہدے سے
ثابت ہے کہ جب کوئی شخص کسی ایک خیال کو خواہ وہ اچھا ہو
یا برا پکاتا ہے۔ تو اس کے اطراف و جوانب کے لوگ بھی
اسی خیال کے ہو جاتے ہیں خواہ وہ اپنے خیال کو بیان کرے
یا نہ کرے۔ ایک بہادر آدمی کے گھر میں لوگوں کے وہی
خیالات بہادری کے ہوتے ہیں جو اس کے گھر والوں کے
میں منتشر ہو کر اسکا خیال پختہ ہو۔ علیٰ ہذا القیاس ہر ایک شخص کے
قومی خیالات کا اثر وہ مدون پر نسبت سے ہوتا ہے۔
جس قدر کہ وہ خیال زور دار ہے۔ پولیٹیکل اور سوشیل باتیں جو
عوام میں شائع ہوتی ہیں وہ ان کے رہنماؤں اور لیڈروں کے
خیالات کا قوی اثر ہیں۔ چنانچہ دنیا میں یہ دستور ہے جب وہ کسی

ممالک مین دین عیسوی کی اشاعت کے لئے ایک مشن یا جماعت
روانہ کرتے ہین تو مشن روانہ ہونے کے بہت دنون پہلے
پادریون کا ایک گروہ ایک خاص وقت پر ہر روز چرچ یا کلیسا مین
جمع ہوتا ہے اور مشن کی کامیابی کی دعائین مانگتا ہے۔ چند ماہ
تک وہ اسی طرح دعائین مانگا کرتے ہین۔ اس کے بعد اپنا مشن
اس ملک مین بھیجتے ہین جن کے باشندون کے لئے انھون نے
دعائین مانگی تھین۔ ان دعاؤن کا راز سربستہ یہ ہے کہ انکی دعائین
بحیثیت اجتماعی عالم مثال مین ایک وجود مثالی پیدا کر دیتی ہین
اور پھر وہ وجود ذہنی یا خیالی اس ملک کے باشندون کے
دلون پر بجلی کے کڑکے کی طرح جا کر گرتا ہے اور ان کے دلون کو
عیسوی دین کی طرف بزور راغب کر دیتا ہے۔ مگر وہ اس راز کو
نہین جانتے وہ یہ نہین سمجھتے کہ ہمارے دلون پر لوگون کے
اجتماعی خیال کا اثر ہوا ہے۔ اسی طرح سے ہمارے ملکون مین
بھی عام دستور ہے کہ جب کسی امیر کو کوئی سخت مشکل درپیش آجاتی
ہے۔ تو وہ دعا یا وظیفہ بہت سے آدمیون کو جمع کر کے پڑھواتا ہے
اور چالیس روز کے اندر اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔ اس کا
اصلی سبب یہی ہے کہ خیال کی اجتماعی قوت اس بلا کے وجود پر

نظر ڈالکر تو دیکھ سکتے ہے جو اس امر پر واضح ہوں۔

مولانائے روم نے ان خیالات کی قوت کی نسبت کیا خوب فرمایا ہے اشعار۔

نیست وش باشد خیال اندر روان ‏ تو جہانے بر خیالے بین روان

بر خیالی صلحشان و جنگشان ‏ وز خیالے فخرشان و ننگشان

تمام جادو اور سحر اسی خیال کی قوت پر مبنی ہے جس سے کوئی ذی عقل اور با ہوش آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ میں مسمریزم اور ہپناٹزم نے خیال کی قوت کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے ایک شخص اپنے قوی خیال سے دوسروں کو جو حکم چاہے کر سکتا ہے۔ اولیا اللہ اکثر عوام الناس کی نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ مگر ان کے خیال کی قوت سے اطراف و جوانب کے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ان کے خیالات بغیر کسی وعظ یا تصانیف کے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ... حکایت نقل کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کی صحت میں شک ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ انفرادی خیال کی قوت کو پورے طور ثابت کرنے کے لئے خوب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شہر چین میں

کبھی ایک شخص رہتا تھا جس کو قطب وقت [illegible] ملنے کی بڑی تمنا
آرزو تھی۔ مدتوں وہ اس غرض کے لیے مجذوبوں و سالکوں
سے ملا۔ مگر کسی سے بھی مطلب برآری نہ ہوئی۔ ایک مرد
ایک مرد فقیر سے جن کی خدمت اس شخص نے مدتوں کی
تھی اس کو بتا دیا کہ قطب زمان اس وقت شہر کے فلاں بازار
میں خربوزے بیچ رہا ہے۔ اور اس کا حلیہ یہ ہے۔ تو اس کو
جا کر دیکھ آ۔ وہ شخص مقصد کی خبر پا کر اس بازار میں گیا اور دیکھا
کہ ایک کنجڑا سامنے ٹوکرا رکھے ہوئے خربوزے بیچ رہا ہے
اور کچھ بیچے ہیں [illegible] سا ہے۔ اس سے [illegible] خربوزے
بیچے اور کہا کہ ان کا مزہ چکھنے سے [illegible] میں [illegible] خریدوں گا۔
کنجڑے نے کوئی اعتراض نہ کیا اور وہ شخص کئی خربوزے
چکھ کر اور خراب کر کے واپس آیا۔ [illegible]
[illegible] فقیر سے کہا کہ آپ [illegible] قطب [illegible]
بہت [illegible]
اس کو پتا بتایا تھا۔ کہا [illegible] کنجڑا اس وقت [illegible] ہوا
[illegible] شخص نے بھی [illegible]
[illegible] شخص [illegible]

[illegible]

یعنی یہ دنیا ایک پہاڑ ہے اور ہمارے افعال آوازیں ہیں۔ تو جو آواز ہم کرتے ہیں وہی پہاڑ میں سے آتی ہے۔ اور ایک اردو مصرع بھی اس بات کو بخوبی ثابت کرتا ہے۔ مصرع ہے: گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ باطن ظاہر پر حکومت کرتا ہے بغیر خیال کے کوئی حرکت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے تمام مادی شکلیں اور حرکات و سکنات خیال ہی کی [illegible] صورت عمل یا صورت مادہ اختیار کرتی [illegible]

[illegible]

[illegible] شخص [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کے خیالات کا [illegible] ہے

[illegible] ہے کہ ایک شخص خدا کی طرف [illegible]

[illegible] کا خیال [illegible]

[illegible] کے خیالات کو اپنی طرف کھینچے گا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہم سب [illegible]

[illegible] سے خیالات کی تسکین [illegible]

[illegible] سب کچھ [illegible]

[illegible]

[illegible] اعمال اور افعال [illegible] مختلف [illegible]

[illegible]